السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض کا خیال ہے کہ وِتر صرف ایک پڑھنا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ صرف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا عمل ہے۔ مگر اہلِ حدیث حضرات نے اس کو بہت اپنایا ہوا ہے۔ کیا یہ بات درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ بات غیر درست ہے۔

وِتر صرف ایک پڑھنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مرفوعاً ثابت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'وَمَن شَاءَ فَلْیُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ' (قیام اللیل، ص:۲۱۰)

''یعنی جو چاہتا ہے۔ ایک وِتر پڑھ لے''

اور ''جامع ترمذی'' میں ہے:

'وَیُوتِرُ بِرَکْعَةٍ' (سنن الترمذی،بَابُ مَا جَاءَ فِی الوِتْرِ بِرَکْعَةٍ،رقم:۴۶۱)

''یعنی'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وِتر پڑھتے تھے۔

اس پر عمل اکیلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ہی نہیں، بلکہ صحابہ اور تابعین سے بکثرت ایک وِتر پڑھنا ثابت ہے۔ حافظ زین الدین عراقی لکھتے ہیں:

''خلفاء اربعہ، سعد بن ابی وقاص، معاذ بن جبل، ابیّ بن کعب، ابو موسیٰ اشعری، ابو الدردائ، حذیفہ، ابن عمر، معاویہ، تمیم داری، ابو ایوب انصاری، ابوہریرہ، فضالہ بن عبید، عبدا بن زبیر، معاذ بن حرث القاری، (رضی اللہ عنہم) سب ایک رکعت وِتر پڑھا کرتے تھے اور تابعین میں سے سالم بن عبدا بن عمر اور عبدا بن عباس بن ابی ربیعہ، حسن بصری، محمد بن سیرین، عطاء بن ابی رباح، عقبہ بن عبد الغافر، سعید بن جبیر، جابر بن زید، زہری، ربیعہ بن عبد الرحمن (رحمۃ اللہ علیہم) وغیرہ، ایک ایک رکعت وِتر کے قائل ہیں اور ائمہ میں سے امام شافعی، اوزاعی، احمد، اسحاق، ابو ثور، داوَد، ابن حزم (رحمۃ اللہ علیہم) سب ایک رکعت وِتر کے قائل ہیں۔

(امام شوکانی رحمہ اللہ نے بھی اس طرح نقل کیا ہے۔ فتاویٰ (عظیم آبادی، ص:۳۶۶

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ:735

محدث فتویٰ